سوال

عورتوں کا قبرستان جانا

جواب

سوال : السلام علیکم کیا عورتیں قبرستان جا سکتی ہیں؟ مجھے کسی نے "شیخ زبیر علی زئی صاحب" کی کتاب دکھائی ہے جس کا نام (غالبا) "نماز نبویﷺ" تھا جس میں لکھا تھا کہ "عورتیں کبھی بھار قبرستان میں جا سکتی ہیں"۔ اور کہا کہ آپ لوگ عورتوں کو قبرستان جانے سے روکتے ہیں جبکہ

جواب : اس بارے اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض اس کا جائز سمجھتے ہیں جبکہ بعض اس کا شدت سے رد کرتے ہیں جیسا کہ شیخ بن باز رحمہ اللہ کا ایک فتوی ہے۔
سوال : میری خالہ کے والد (میرے نانا) فوت ہوچکے ہیں، میری خالہ نے ایک بار قبر کی زیارت کی اور دوبارہ پھر زیارت کرنا چاہتی ہیں، میں نے حدیث سنی ہے جس کا معنی ہے کہ عورت کے لیے قبروں کی زیارت کرنی حرام ہے
کیا یہ حدیث صحیح ہے، اور اگر صحیح ہے تو اسے گناہ ہوا ہے جس سے کفارہ واجب ہوتا ہو؟

الحمد للہ :

مذکورہ حدیث کی بنا پر صحیح تو یہی ہے کہ عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت کرنا جائز نہیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی، لھذا عورتوں پر واجب ہے کہ وہ قبروں کی زیارت کرنا چھوڑدیں، اور جس عورت نے جہالت اور لاعلمی میں قبر کی زیارت کی لی تو اس پر کوئی حرج نہیں، اب اسے چاہیے کہ وہ آئندہ ایسا نہ کرے، اور اگر اس نے ایسا کیا تو اسے توبہ واستغفار کرنا ہوگی، اور توبہ پہلے گناہ ختم کردیتی ہے

لھذا قبروں کی زیارت مردوں کے ساتھ خاص ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"قبروں کی زیارت کیا کرو، کیونکہ یہ تمہیں آخرت یاد دلاتی ہے"

شروع اسلام میں مردوں اور عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت کرنا ممنوع تھی، کیونکہ مسلمان ابھی نئے نئے مسلمان ہوئے تھے اور وہ جاہلیت میں فوت شدگان کی عبادت کیا کرتے تھے، اور ان کے ساتھ متعلق تھے تو شرک کے سد ذریعہ اور شرکیہ مادہ کو ختم کرنے کے لیے قبروں کی زیارت کرنا ممنوع قرار دے دیا گیا، اور جب اسلام نے استقرار حاصل کرلیا اور مسلمانوں نے شریعت اسلامیہ کو سمجھ لیا تو اللہ تعالی نے ان کے لیے قبروں کی زیارت مشروع کردی، کیونکہ زیارت کرنے میں عبرت ونصیحت اور موت اور آخرت کی یاد آتی ہے، اور فوت شدگان کے لیے دعائے استغفار اور ان کے لیے رحم کی دعا کی جاتی ہے

پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے عورتوں کو زیارت کرنے سے منع کردیا، علماء کرام کا صحیح قول یہی ہے، کیونکہ مرد فتنے میں پڑجاتے ہیں، اور ہوسکتا ہے وہ خود بھی فتنے میں پڑجائیں، اور اس لیے انہیں زیارت سے منع کیا گیا ہے کہ ان میں صبر وتحمل بہت کم ہوتا ہے، اور وہ بہت زیادہ جزع فزع کرتی ہیں، تو اللہ تعالی نے ان پر رحمت اور احسان کرتے ہوئے ان پر قبروں کی زیارت حرام کردی

اور پھر اس میں مردوں کے لیے بھی احسان ہے، کیونکہ قبر کے پاس سب کا جمع ہونے سے ہوسکتا ہے فتنہ کا باعث بنے، تو یہ اللہ تعالی کی رحمت ہے کہ انہیں قبروں کی زیارت سے منع کردیا گیا

لیکن نماز جنازہ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں، لھذا عورتیں نماز جنازہ ادا کرسکتی ہیں، صرف انہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا گیا، لھذا ممانعت پر دلالت کرنے والی احادیث کی بنا پر علماء کرام کے

صحیح قول کے مطابق عورت کے لیے قبر کی زیارت کرنا جائز نہیں، اور اس پر کوئی کفارہ نہیں بلکہ وہ صرف توبہ کرے

مجموع فتاوی ومقالات متنوعۃ فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ (28/9).

بعض دوسرے اہل علم کا کہنا یہ ہے کہ جن احادیث میں قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی گئی ہے تو ان میں مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی کثرت سے زیارت کرنے والی عورتیں مراد ہیں اور اگر کبھی کبھار کر لے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

میرے خیال میں اگر کسی عورت کا عقیدہ مضبوط ہے، اور اس سے قبر پر بدعات وخرافات یا نوحہ وبین کی امید نہیں اور اس کا مقصود بھی صرف تذکیر آخرت ہے تو پھر کسی مخصوص کیس میں کسی ایسی خاتون کو کبھی کبھار قبرستان جانے کی اجازت دینے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن ہر عورت کو ایسی اجازت دینا، خاص طور پر جن عورتوں سے قبروں پر بدعات وخرافات کی امید ہو، مناسب امر نہیں ہے۔
واللہ اعلم بالصواب